بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور - پاکستان

یوم :- یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ ۲۱ روپے
ششماہی ، ۱۱ ،
سہ ماہی ، ۶ ،
ماہوار ، ۲½ ،

قیمت
فی پرچہ ۱؍

جلد ۲ | ۱۱ روفا ۱۳۲۷ ہش | ۳ رمضان المبارک ۱۳۶۷ ھ | ۱۱ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵۶

درس قرآن

مولوی قمرالدین صاحب فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت نے کل سے قرآن کریم کے پہلے دس پاروں کا درس شروع کر دیا ہے

جودھپور ریلوے کا پاکستانی حصہ نارتھ ویسٹرن ریلوے اپنی تحویل میں لے لیگی

کراچی ۱۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ جودھپور ریلوے کا جو حصہ پاکستان میں سے گذرتا ہے اس کا انتظام یکم اگست سے نارتھ ویسٹرن ریلوے سنبھال لیگی یہ حصہ ۳۱۸ میل لمبا ہے اسمیں جودھپور ریلوے کا جو سامان ہے وہ پچاس لاکھ روپے میں خرید لیا گیا ہے۔

کشمیر کمشن کی کراچی سے دھلی کو روانگی
کمشن دو ہفتے کے بعد پھر کراچی آئیگا

کراچی ۱۰ جولائی آج صبح آٹھ بجے اتحادی اقوام کا مقرر کردہ کشمیر کمشن ایک خاص طیارے کے ذریعے کراچی سے دہلی روانہ ہو گیا۔ ہوائی اڈے پر جو لوگ کمشن کو الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان میں حکومت پاکستان کے دیگر افسروں کے علاوہ پاکستان گورنمنٹ کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی موجود تھے۔ امید کی جاتی ہے کہ دو ہفتے دہلی ٹھہرنے کے بعد کمشن پھر کراچی آئیگا۔ کراچی کے دو روزہ قیام میں کمشن نے اپنا کام شروع کرنے کی تفصیلات طے کرنے کے علاوہ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں سے بھی ملاقات کی۔

حیدرآباد کا کروڑوں کا ذخیرہ حکومت بمبئی کے قبضے میں

بمبئی ۱۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کا کروڑوں روپے کا ذخیرہ جو پچھلے دنوں حکومت بمبئی نے روک لیا تھا اب حضور نظام کے بمبئی والے محل میں بحفاظت پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ ذخیرے پچھلے ہفتوں میں دولت مشترکہ برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے آئے تھے یہ قریباً ۵۰۰ ٹن ہیں۔ اور کروڑوں روپے کی مالیت کے ہیں۔

سکھوں کی مشکلات کے ذمہ وار موجودہ سکھ لیڈر ہیں
مہاراجہ پٹیالہ کیطرف سے اکالی لیڈروں پر نکتہ چینی

پٹیالہ ۱۰ جولائی مہاراجہ پٹیالہ نے ایک پنتھک دربار میں تقریر کرتے ہوئے کہا اس وقت سکھ قوم جن مشکلات و مصائب میں سے گذر رہی ہے ان کی ساری ذمہ داری سکھوں کے موجودہ لیڈروں پر عائد ہوتی ہے۔ جو فرقہ پرستی کو ہوا دیتے رہے اور سکھوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرتے رہے آپ نے کہا اندرونی اختلافات کیوجہ سے سکھوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ نے سکھوں کو مشورہ دیا کہ وہ سرحدی علاقوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہندوستان کی مرکزی حکومت کے پاس رہنے دیں۔ اور اسے اپنے فرائض کو سرانجام دینے کا موقع دیں۔ اس موقعہ پر مشرقی پنجاب کے ایک سابق وزیر سردار ایشر سنگھ مجھیل نے بھی تقریر کی۔ آپ نے مہاراجہ پٹیالہ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ اب شرومنی اکالی دل کی لیڈری کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔

سردار پٹیل سے ملاقات :- دہلی ۱۰ جولائی کانگرس ورکنگ کمیٹی کے چند ممبروں نے آج سردار ولبھ بھائی پٹیل سے ملاقات کی۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہی۔

ان میں ملوں۔ موٹر کاروں۔ ریلوے کے پرزوں اور دیگر بجلی وغیرہ کی مشینوں سے متعلق سامان کے علاوہ ٹرانسمیٹر بھی ہیں۔

روزے کے اوقات میں کھانے پینے کی چیزیں نہ بیچیئے
دوکانداروں سے حکومت کی اپیل

لاہور ۱۰ جولائی ماہ رمضان کے احترام کے لئے مغربی پنجاب کی حکومت نے ہوٹل۔ ریسٹوران اور بیکری والوں اور کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرنے والے دوسرے دوکانداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ روزے کے اوقات کے دوران میں مسلمانوں کو کسی قسم کی کھانے کی چیز پیش نہ کریں عوام سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں تعاون کر کے اپنی قومی روایات زندہ رکھیں۔

جنگ کشمیر میں شامل ہونے کی خواہش رکھنے والے اصحاب!

لاہور ۱۰ جولائی۔ بہت سے احباب کا دل چاہتا ہوگا کہ جنگ کشمیر میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں مگر فوجی کام کی عدم واقفیت کے باعث وہ معذور ہونگے۔ مگر ان کیلئے خدا نے موقعہ پیدا کر دیا ہے آزاد کشمیر کے اندرونی علاقہ میں پبلسٹی کے لئے چند ایک جفاکش نوجوانوں کی ضرورت ہے جو آنریری طور پر کام کر سکیں۔ تحریر و تقریر کے کام سے واقف ہوں۔ چونکہ موسم گرما کی رخصتیں ہو رہی ہیں۔ اس لئے طلبا کیلئے بھی موقعہ ہے راولپنڈی سے اندرون ملک پہنچانے کا انتظام آزاد حکومت کرے گی۔ باقی کل اخراجات ان مجاہدوں کے اپنے ہونگے درخواستیں حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئیں :- آنریبل ہوم منسٹر آزاد کشمیر گورنمنٹ تراڑ کھل معرفت پوسٹ ماسٹر راولپنڈی

(شعبہ نشر و اشاعت آزاد گورنمنٹ لاہور)

حیدرآبادی رضاکاروں کی گرفتاری

ناگپور ۱۰ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آج پولیس نے تین اشخاص کو حیدرآباد کی جاسوسی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے بنیر داد سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں بھی تین رضاکاروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امریکہ گفت و شنید کیلئے تیار ہے

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ امریکہ نے جو نوٹ روس کو ارسال کیا تھا اس میں اس بات پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ اگر روس برلین کی ناکہ بندی ختم کر دے تو برلین کے مسئلہ پر امریکہ دوسرے اتحادیوں سے بات چیت کرنے کیلئے تیار ہے

فلسطین کیلئے عرب لیگ کی سکیم

قاہرہ ۱۰ جولائی فلسطین کے مستقبل کے متعلق عرب لیگ نے جو سکیم شائع کی ہے اس کی تفصیلات شائع کر دی گئی ہیں۔ اس سکیم میں فلسطین میں ایک خود مختار جمہوری ریاست قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے جس میں سب فرقوں کو اپنی تعداد کے لحاظ سے نمائندگی حاصل ہو۔ آئین وضع کرنے کے لئے ایک مجلس دستور ساز قائم کرنے کیلئے کہا گیا ہے سکیم میں اس مجلس دستور ساز کیلئے چند بنیادی اصول بھی متعین کئے گئے ہیں۔

چاول پیدا کرنیوالی زمین

لاہور ۱۰ جولائی۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ چاول پیدا کرنیوالی خالی چھوڑی ہوئی زمین عارضی طور پر مقامی کاشتکاروں کو دی جائے بشرطیکہ کوئی پناہ گزین موجود نہ ہو۔ یہ عارضی اقدام اس لئے عمل میں لایا گیا ہے کہ صوبے میں چاول پیدا کرنیوالا کوئی خطہ بیکار نہ رہے۔

پناہ گزینوں سے لگان وصول کرنیکا انتظام

لاہور ۱۰ جولائی۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پناہ گزینوں سے آئندہ لگان اور دوسرے سرکاری مطالبات کی وصولی کیلئے نمبرداروں کو ذمہ وار گردانا جائے اس اقدام کی وجہ یہ ہے کہ پناہ گزین کئی جگہ سے فصل کی پیداوار سمیٹ کر سرکاری لگان وغیرہ ادا کئے بغیر بھاگ جاتے تھے۔

ڈپو ہولڈر کو جرمانہ

لاہور ۱۰ جولائی جہلم کے ایک راشن ڈپو ہولڈر محمد اسمٰعیل نامی کو پچاس روپے جرمانہ راشن بندی کے قواعد کی خلاف ورزی پر ہوا ہے ڈپو کا اچانک معائنہ کرنے پر گندم اور چینی کی کافی مقدار کم پائی گئی گندم کا آٹا حساب سے زیادہ موجود تھا۔ ایسی بے قاعدگیاں سے پہلے بھی پکڑی گئی تھیں اب اسے متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر پھر کوئی ایسا جرم سرزد ہوا۔ تو اس کی ضمانت ضبط کر کے ڈپو منسوخ کر دیا جائے گا۔

صوبہ بلوچستان میں "یوم فلسطین"

کوئٹہ ۱۰ جولائی۔ مسلمانان بلوچستان نے آج صوبہ کے ہر گوشہ میں یوم فلسطین منایا۔ اسلامیان فلسطین کی کامیابی کیلئے دعائیں مانگی گئیں۔ اور انکے لئے چندہ جمع کیا گیا۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

(پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا)

فما متاع الحیٰوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل

از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی از ننکانہ صاحب

دنیا کی زندگی درحقیقت عارضی زندگی ہے اور آخرت کی زندگی ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ پھر سمجھ نہیں آتا کہ انسان کیوں اس دولی زندگی کو عالم آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتا ہے کیا اسے معلوم نہیں کہ دنیا میں بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک نمرود، فرعون قیصر و کسریٰ اور دارا سکندر جیسے گذر چکے ہیں جن کی حکومتیں بالآخر خاک میں مل گئیں۔ یہاں تک کہ ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ پھر آئندہ کی زمانہ شدید ترین غلطی نہیں تو اور کیا ہے؟

مگر کیا کیا جائے انسان سہو و نسیان کا پتلا ہے۔ وہ آنکھوں دیکھی اور کانوں سنی بات کو بھی بھول جاتا ہے۔ اس نے گذشتہ عبرت انگیز تمام مناظر کو دیکھا اور سنا مگر اس کا دل ہنوز خشیت اللہ سے خالی نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں ہی اس پر اتمام حجت کرنے کیلئے اپنے برگزیدہ نبیوں اور رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ لیکن ہیہات ہے انسان نے ان مقدس وجودوں کے مواعظ حسنہ سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا جسکے نتیجہ میں قوموں کی قومیں اور ملکوں کے ملک قسما قسم کے عذابوں میں مبتلا ہو کر تباہ و برباد ہو گئے

ہم کسی اور زمانہ کی دردناک داستان کیا سنائیں؟ جب ہم اپنے ہی زمانہ پر نگاہ دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں صاف معلوم دیتا ہے کہ طاعون زلازل اور مختلف قسم کی جنگوں کے باعث لاکھوں انسان موت کا شکار ہو گئے۔ اور یہ سمجھے کہ ایسے ہوا کہ انسان نے اپنے پیدا کرنیوالے خالق و مالک سے انحراف کر لیا اور دنیا کے مال و اسباب کو ہی اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیا۔ اسے یہ یاد ہی نہ رہا کہ زمین و آسمان پر ایک ایسے بادشاہ کا تسلط ہے جس کا مقابلہ نہ تو نمرود کی نمرودیت کر سکی اور نہ ہی اسکے مقابل فرعون جیسے متکبر انسان کی فرعونیت دم مار سکی پھر اور کس کی مجال کہ ایسے قہار و جبار خدا کے مقابل ٹھہر سکے۔

کاش! انسان اب تو اپنی زندگی میں نمایاں تبدیلی پیدا کرے تا اس کے رحمٰن و رحیم خدا کی نظر کرم اس پر ہو سکے اور اسے ان تمام دکھوں اور مصیبتوں سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اگر انسان نے اپنی اصلاح نہ کی اور خدائی منشاء کے مطابق اپنی زندگی کو نہ بنا لیا تو اس کا نتیجہ وہی نکلے گا۔ جو گذرے ہوئے زمانوں میں نکلتا چلا آیا ہے یعنی انسانی زندگی کا خاتمہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اے لوگو! تم اپنے سچے خدا اور اپنے حقیقی خالق اور اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس جب تک یہ امر جو تمہاری خلقت کی علت غائی ہے۔ بین طور پر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دور ہو اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خدا پرستی کے ہر وقت دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بت تمہارے دل کے سامنے ہے۔ جس کو تم ایک ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو اور تمہارے تمام اوقات عزیز دنیا کی جق جق اور بک بک میں ایسے مستغرق ہو رہے ہیں کہ تمہیں دوسری طرف نظر اٹھانے کی فرصت نہیں کبھی تمہیں یاد بھی ہے کہ انجام اس ہستی کا کیا ہے؟ کہاں ہے تم میں انصاف؟ کہاں ہے تم میں امانت! کہاں ہے تم میں وہ راستبازی اور خدا ترسی اور دیانتداری اور فروتنی جس کی طرف تمہیں قرآن بلاتا ہے۔ تمہیں کبھی بھولے بسرے برسوں میں بھی تو یاد نہیں آتا کہ ہمارا کوئی خدا بھی ہے کبھی تمہارے دل میں نہیں گذرتا کہ اس کے کیا کیا حقوق تم پر ہیں سچ تو یہ ہے کہ تم نے کوئی واسطہ کوئی تعلق اس قیوم حقیقی سے رکھا ہوا ہی نہیں اور اس کا نام تک لینا تم پر مشکل ہے اب چالاکی سے تم لڑو گے کہ ہرگز ایسا نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا قانون قدرت تمہیں شرمندہ کرتا ہے۔ جبکہ وہ تمہیں جتلاتا ہے کہ ایمانداروں کی نشانیاں تم میں نہیں اگرچہ تم اپنی دنیوی فکروں اور سوچوں میں بڑے زور سے اپنی دانشمندی اور متانت رائے کے مدعی ہو مگر تمہاری لیاقت، تمہاری نکتہ رسی تمہاری دور اندیشی صرف دنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی عقل کے ذریعہ سے اس دوسرے عالم کا ایک ذرا سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جسکی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں۔ تم دنیا کی زندگی پر ایسے مطمئن بیٹھے ہو جیسے کوئی شخص ایک چیز ہمیشہ رہنے والی پر مطمئن ہوتا ہے۔ مگر وہ دوسرا عالم جسکی خوشیاں سچے اطمینان کے لائق اور دائمی ہیں وہ ساری عمر میں ایک دفعہ بھی تمہیں یاد نہیں آتا" (فتح اسلام)

غرض وہ لوگ جو اس دنیا کی زندگی کو ہی اپنی پیدائش کا اصلی مقصد قرار دے چکے ہیں۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوں گے انہیں اس دنیا میں احساس نہیں کہ کل کو ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اگر وہ عذاب جہنم سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ تو کبھی بھی گمراہی کے عمیق گڑھے میں گر کر اپنی عاقبت برباد نہ کر لیں۔ لیکن ان کے دلوں میں آئندہ کا احساس اسی لئے نہیں کہ نور ایمان سے ان کے دل محض خالی ہیں اور ان کی عقل و دماغ پر دنیا کی زیب و زینت نے غلبہ پا لیا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ عالم آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ مگر ایسے لوگ یاد رکھیں کہ ان کی ایسی زندگی ان کے لئے کسی صورت میں فائدہ مند ثابت نہ ہو گی اور وہ ایسی حالت میں کبھی بھی خدائی انعامات کے وارث قرار نہ دئے جائینگے پس چاہیے کہ وہ اپنی حالت کو سنوار لیں ورنہ ایسے لوگوں کے متعلق قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

(۱) اولٰئک الذین اشتروا الحیٰوۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینصرون (سورہ بقرہ ع ۱۰)

یعنی یہی لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی ہے نہ ان کا عذاب ہلکا ہو گا اور نہ ان کو مدد ملے گی

(۲) یا ایھا الناس انما بغیکم علیٰ انفسکم متاع الحیٰوۃ الدنیا ثم الینا مرجعکم فننبئکم بما کنتم تعملون (سورہ یونس ع ۳)

اے لوگو تمہاری شرارت کا وبال تمہاری جان پر پڑے گا۔ یہ دنیا کی زندگی کا مزہ لے لو پھر آخرت کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے جو تم کرتے تھے وہ ہم تمہیں بتلا دیں گے۔

(۳) وما الحیٰوۃ الدنیا الا لعب ولھو۔ وللدار الاخرۃ خیر للذین یتقون۔ افلا تعقلون (سورہ انعام ع ۴)

اور دنیا کی زندگی کچھ نہیں مگر کھیل اور دل بہلاوا اور وراستہ اگلے جہاں کا گھر بہتر ہے واسطے پرہیزگاروں کے کیا تم کو عقل نہیں

(۴) ان ھؤلاء یحبون العاجلۃ ویذرون وراءھم یوما ثقیلا (سورہ دہر ع ۲)

یہ کافر تو دنیا کو پسند کرتے ہیں اور قیامت کے دن کو ان لوگوں نے بھلا دیا ہے

اے خدا! تو ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنائیو جو اپنی بداعمالی کی وجہ سے اس دنیا میں ایمان جیسی نعمت عظمیٰ سے بے نصیب ہوئے اور ان کی زندگی خیر الدنیا والآخرۃ کا آئینہ دار بن گئی بلکہ ہمیں ان راستبازوں کی راہ پر چلائیو جن کے اعمال تیری نگاہ میں پسندیدہ ٹھہرے۔ اور جنہوں نے اس دنیاوی زندگی کو حقیر جانا اور اگلے جہان ہی کی زندگی کو اپنی پیدائش کا اعلیٰ ترین مقصد قرار دے لیا۔ آمین اللھم آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

جماعت احمدیہ کی سب سے نمایاں خصوصیت

مسٹر عبدالقادر بی۔ اے جامعہ ملیہ کے تاثرات

سب سے بڑی نمایاں خصوصیت جو اس جماعت کے افراد میں پائی جاتی ہے۔ وہ ان کا تبلیغی جذبہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تبلیغ اسلام کا کام جس خوش اسلوبی سے احمدی بھائی انجام دے رہے ہیں۔ شاید ہی کوئی فرقہ اس فرض کو پورا کرتا ہو۔ ہر شخص کو مذہب کی واقفیت پیدا کرائی جاتی ہے یہاں تک کہ قادیان کے یکے والے بھی مسافروں کو ساتھ ساتھ احمدیت کی تبلیغ کرتے جاتے ہیں"

(الفضل ۲۱ جون ۱۹۲۳ء)

چندہ حفاظت مرکز

قادیان کی واپسی کے لئے کوشش

قادیان ہمارا ہے اور انشاء اللہ ہم اسے لے کر رہیں گے۔ ہر مخلص احمدی کے دل میں یہ جذبہ ہے اور رہیگا۔ جب تک ہم قادیان میں دوبارہ داخل نہیں ہو جاتے۔ لیکن صرف دل میں جذبہ رکھنے سے کام نہیں ہو جاتے۔ جب تک ساتھ عمل نہ ہو۔

نظارت بیت المال اسوقت ہر مخلص احمدی سے یہ توقع رکھتی ہے۔ کہ چندہ حفاظت مرکز کی جو رقم اس کے ذمہ اس وقت ہے۔ اس کی ادائیگی جلد سے جلد کر دی جائے

جمعہ کے خطبہ کے بعد ہر خطیب سے۔ نظارت بیت المال درخواست کرتی ہے۔ کہ پہلے خطبہ کے بعد۔ تمام جماعت کے دوستوں کو قادیان کی یاد دلا کر انہیں تلقین کی جائے کہ وہ کم از کم اپنے ذمہ حفاظت مرکز کے چندے کے بقائے ادا کر دیں۔ (نظارت بیت المال)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

الفضل روزنامہ
۱۰ جولائی ۱۹۴۸ء

قبائلی

مغربی پاکستان میں سرحد پار کے علاقے کے متعلق آجکل کسی قدر بے چینی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ حکومت سرحد نے اس علاقہ میں پورا پورا انتظام قائم رکھا ہے۔ اور ہم حکومت مذکور کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ اس نے فتنہ کا سر اٹھنے نہ پایا تھا۔ کہ اسکو کچل دیا ہے۔ مگر جو کچھ اس علاقہ میں ہوا ہے۔ اس کے متعلق اگرچہ کسی کو برملا کہنے کی جرأت نہیں۔ پھر بھی بعض اطراف سے دبی زبان میں حکومت کے خلاف کسی قدر بڑبڑاہٹ ضرور پائی جاتی ہے۔ جس سے اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ کہ زیر سطح ابھی پانی کا خفیف سا اضطراب موجود ہے اگرچہ بالائے سطح بالکل سکون سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس سکون میں بھی ان آثار کی نشاندہی کرنی مشکل نہیں ہے۔ جن آثار سے زیر سطح اضطراب کا ثبوت مل سکتا ہے۔ اگرچہ یہ اضطراب نہایت گھبرا کیوں نہ ہو۔ چنانچہ لاہور کے ایک معاصر کی مندرجہ ذیل تحریر ہمارے اس دعوے پر کسی قدر روشنی ڈالتی ہے۔ معاصر لکھتا ہے۔

"اب جبکہ ہم آزاد ہو چکے ہیں۔ اچانک خبر آئی کہ وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ مسٹر ڈنکن قتل کر دیئے گئے۔ چند دنوں کے بعد فقیر ایپی کا خط چھپ گیا۔ کہ وہ جواہر لال سے روپیہ اینٹھ کر پاکستان کی غارت زدگی کے لئے اسکیم تیار کر رہے ہیں۔ اور دو طرفہ حملہ کی سازش طے پا چکی ہے۔ ظاہر ہے کہ پاکستان کے خلاف کوئی باحمیت اور باعزت مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی کسی ایسی ادنےٰ سازش کا مرتکب نہیں ہو سکتا ہے۔ جس کا مقصد اس مملکت کو تباہ کرنا ہو۔ جس کی بنیاد مسلمانوں نے اپنی گراں بہا قربانیوں پر رکھی ہو۔ اگر آج فقیر ایپی جن کی عمر انگریزوں کے خلاف جدوجہد میں گزری ہے۔ پاکستان کو دشمنوں سے مکر نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنے دفاع اور اپنے استحکام کے لئے ہر کارروائی کا حق پہنچتا ہے لیکن ہمارے لئے یہ امر ضرور حیرتناک ہے کہ وزیرستان کی تاریخی کڑیاں ایک دوسرے سے اس طرح پیوستہ ہیں۔ کہ نہ جانے ان قبائل کے مقدر کا نوشتہ کیا ہے۔ اور کب یہ لوگ ان مصیبتوں سے نجات پاتے رہیں۔ جو کبھی کسی عنوان سے نازل ہوتی ہیں اور کبھی کسی عنوان سے قضائے مبرم بن کر ٹپک پڑتی ہیں۔ آج ہی سرحد کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ فقیر ایپی کے معاونین کی نہایت سختی سے سرکوبی کی گئی ہے۔ ۳۰ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایک خلیفہ کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ اور ان مکانوں کو خاکستر بنا دیا گیا۔ جہاں فقیر ایپی کے طرفدار رہتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ آزاد قبائل کی سیاست کو ایک نئے عنوان سے حل کیا جائے۔ اور ہماری وزارت دفاع کوئی ایسا لائحۂ عمل وضع کرے۔ جس سے معاندانہ عناصر ختم ہو جائیں۔ اور مسلمان آپس میں الجھنے کی بجائے دشمنوں پر نگاہ رکھ سکیں۔"

یہ تحریر جس احتیاط سے لکھی گئی ہے ظاہر ہے لیکن انسان اگر تھوڑا سا غور کرے تو جو کچھ بین السطور کہا گیا ہے۔ اس کو سمجھ لینا کوئی مشکل نہیں ہے کہنے والے کا مطلب یہ ہے کہ قبائلی علاقہ کو پاکستان حکومت میں بھی امن نہیں۔ اور اگرچہ اب انگریز اور اس کی فارورڈ پالیسی نہ سہی۔ پھر بھی ان غریبوں کو کوئی آرام نہیں پہنچا۔ اور خدا جانے ان کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ فقیر ایپی کے خلاف جو کارروائی ہوئی ہے۔ وہ پتہ دیتی ہے کہ قبائیل کو حکومت پاکستان بھی اچھی نظر سے نہیں دیکھتی حالانکہ فقیر ایپی ایسی شان کے مسلمان ہیں کہ انہوں نے زندگی بھر انگریزوں کے ساتھ لڑائیاں کیں۔ اور قبائیلیوں کی آزادی برقرار رکھنے کی نہایت مخلصانہ کوششیں کیں۔ یہ استدلال اگرچہ کئی پردوں کے نیچے چھپا کر کیا گیا ہے۔ لکھنے والے کے دل کا حال معلوم کرنا اور اس اثر کو محسوس کرنا جو وہ پیدا کرانا چاہتا ہے کچھ مشکل نہیں۔

فقیر ایپی نے بے شک انگریزی عہد میں حکومت کی سخت مزاحمت کی۔ لیکن شیخ عبد اللہ آف کشمیر نے بھی تو ڈوگرہ راج کے خلاف "کشمیر چھوڑ دو" کا نعرہ لگایا۔ پھر ڈوگرہ مہاراجہ کی قید بھی قبول کی۔ لیکن آج ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ جن کشمیریوں کے لئے یہ نعرہ بلند کیا گیا تھا۔ وہی عبد اللہ انہی کشمیریوں کو ڈوگرہ اور ہندی فوج کی گولیوں سے تڑپتا دیکھتا ہے۔ اور مسکرا دیتا ہے۔ وہ ڈوگرہ راج جس کو "کشمیر چھوڑ دو" کے نعرے سے مٹا دینا چاہتا تھا۔ آج اسی ڈوگرہ راج کا سب سے بڑا خطرناک آلہ کار بنا ہوا ہے۔ انسان کو بدلتے کیا دیر لگتی ہے؟

کیا جس طاقت نے شیخ عبد اللہ کی اس طرح قلب ماہیت کر دی ہے۔ وہی طاقت فقیر ایپی کی قلب ماہیت نہیں کر سکتی؟ اور کیا وہ پاکستان کے خلاف بھی وہی طریقے نہیں اختیار کر سکتا۔ جو شیخ عبد اللہ نے کئے ہیں۔ اس لئے ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اگر فقیر ایپی کے خلاف حکومت سرحد نے سخت اقدام کیا ہے۔ تو اس نے کوئی غلطی کی ہے۔ فقیر ایپی شروع ہی سے مسلم لیگ کے خلاف دشمن کے ہاتھ میں کھیلتا رہا ہے۔ اور جو کچھ اس کی جدوجہد کے متعلق منظر عام پر آیا ہے۔ اس میں شک کرنا درست نہیں ہے۔ فقیر ایپی ایک ایسے علاقہ میں رہتا ہے۔ جہاں پاکستان کے خلاف سازش کی ہنڈیا پکائی جا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دشمن کی کوششوں کے تمام آثار اسی طرف پائے جاتے ہیں۔ یعنی صوبہ سرحد سے لے کر دور تک مطلع کچھ دود آلود سا نظر آئیگا۔

باقی رہے قبائلی تو صاف ظاہر ہے کہ پاکستان نے ان کے متعلق بالکل نئی اور نہایت منصفانہ اور اسلامی پالیسی اختیار کی ہے۔ اور جو روک ٹوک ان کے راستہ میں انگریزی تمرد پرستی نے کھڑی کی ہوئی تھیں۔ تمام کی تمام ہٹا دی ہیں۔ اور اب یہ قبائل بھی پاکستان کے ویسے ہی شہری ہیں جیسا کہ کوئی اور مسلمان۔ اور جو کچھ بھی فرق نظر آئے گا وہ صرف اس لئے کہ جس قدر جلدی ہو سکے۔ ان مظلوم قوموں کو ابھارا جا سکے۔ فقیر ایپی اور دوسرے باغی عناصر کے خلاف سرحدی حکومت کی کامیابی اس بات پر دال ہے۔ کہ قبائلی پاکستان کی پالیسی کو اپنے لئے بہت مفید سمجھتے ہیں۔ اور پاکستان کے قیام اور استحکام ہی میں اپنا قیام اور استحکام جانتے ہیں۔ ورنہ فقیر ایپی کی سازشی کارروائیاں کو اتنی کامیابی کے ساتھ دبا دینا آسان نہ تھا۔ ہمیں پوری پوری امید ہے کہ قبائیلیوں کی تمام مشکلات جو انگریزی راج میں تھیں۔ اب دور ہو گئی ہیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اس بارے میں جو کچھ راجہ غضنفر علی نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ وہ لوگ جن کو قبائیلیوں کے متعلق کوئی شک و شبہ ہے فراموش نہیں کریں گے۔ اور پاکستان کے واقعی دل سے خیر خواہ بن جائینگے۔

قسطائیت؟

اللہ تعالےٰ تو قرآن کریم میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ فذکر انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر۔ پس نصیحت کر سوائے اس کے کہ تو نصیحت کرنے والا ہے۔ تو ہرگز ان پر داروغہ نہیں ہے۔ (غاشیہ)

پھر قرآن کریم میں ہے وما انا علیکم بوکیل (یونس ۱۰۹) اور میں تم پر ہرگز نگہبان نہیں۔

پھر قرآن کریم میں آتا ہے۔ انا ارسلنٰک شاھداً و مبشراً و نذیراً۔ ہم نے تجھ کو شاہد مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے (احزاب ۴۶)

قرآن کریم ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے

مگر

مودودی صاحب اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کے صد ۲۲ پر مومنین کی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں۔

> "یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین (Missionaries) اور مبشرین (Preacher) کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔"

ذرا غور فرمائیے کہ مودودی صاحب مومنین کے متعلق جو کچھ فرماتے ہیں۔ وہ عین اس کے متضاد ہے۔ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو اس سے بالکل متضاد طریق اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو مودودی صاحب کے خیال میں مومنین کی جماعت کو دیا ہے۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں یہ مومنین مبشرین کی جماعت نہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ تو مبشر ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ تو صرف نصیحت کر۔ تو کوئی لوگوں پر داروغہ نہیں۔ یعنی تجھ کو ہم نے خدائی فوجدار بنا کر نہیں بھیجا۔ لیکن مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ یہ مومنین یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے اور اسکو اسوۂ حسنہ سمجھنے والے واعظین نصیحت کرنے والوں اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔

یہ ہیں ہمارے وہ راہنما جو حکومت سے شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے میں سب سے آگے ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ فسطائیت کی تقلید میں قرآن کریم ہی کو نعوذ باللہ مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ ہمیں بتایا جائے۔ کہ یہ لوگ کس شریعت پاکستان میں نافذ کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یا اس شریعت کا جو قرآن کریم میں ہے۔ اور جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔

ضروری اعلان

عطاء الرحمن صاحب کارکن فضل عمر ہوسٹل قادیان سے آنے کے بعد اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوئے۔ اس اعلان کے دیکھتے ہی فوراً کرم فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تشریف

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا طریق

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

(۱)

رمضان کا مبارک مہینہ اور اسکی برکات

غالباً کوئی مسلمان کہلانے والا شخص اس بات سے ناواقف نہیں ہوگا۔ کہ رمضان کا مہینہ ایک نہایت ہی مبارک مہینہ ہے۔ مگر بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں۔ کہ اس کی برکتوں سے عملاً اور تفصیلاً کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو اس بات سے بھی واقف نہیں۔ کہ رمضان کا مہینہ کیونکر اور کس وجہ سے مبارک ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک انسان کو کسی چیز کی برکت کا باعث معلوم نہ ہو۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جب تک انسان کسی بابرکت چیز سے فائدہ اٹھانے کا طریق نہ جانتا ہو۔ اس کے لئے اس کی برکت خواہ وہ کتنی ہی عظیم الشان ہو۔ ایک کھیل بلکہ ایک موہوم چیز سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ کسی شاعر نے کہا ہے اور کیا خوب کہا ہے۔ کہ ؎

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

"یعنی اگر کوئی شخص اپنی جگہ ابن مریم کا مرتبہ رکھتا ہے۔ (جن کے متعلق یہ مشہور ہے۔ کہ وہ بیماروں کو صرف ہاتھ لگا کر اچھا کر دیتے تھے۔) لیکن مجھے اس شخص سے شفا حاصل نہیں ہوتی۔ اور میرا دکھ ویسے کا ویسا رہتا ہے۔ تو میرے لئے اس شخص کا ابن مریم ہونا کیا خوشی کا موجب ہو سکتا ہے۔ مجھے تو اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ کوئی شخص میرے دکھ کو دُور کرے"۔

ماہ رمضان کی شہادت قیامت کے دن

بعینہٖ اسی طرح اگر رمضان کا مہینہ مبارک ہے، اور وہ یقیناً مبارک ہے۔ اور بہت مبارک ہے لیکن ہم اس کی برکتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے یا نہیں اٹھاتے۔ تو اس کا مبارک ہونا ہمارے کس کام کا ہے۔ بلکہ اس صورت میں یہی مبارک مہینہ قیامت کے دن ہمارے خلاف شہادت کے طور پر پیش ہوگا۔ کہ خدا نے ہمارے لئے اس کا موقعہ میسر کیا۔ مگر ہم پھر بھی اس کی برکتوں سے محروم رہے۔ رمضان کا چاند آیا۔ اور برابر تیس دن تک ہر مومن مسلمان کے دروازہ کھٹکھٹاتا پھرا۔ اور اس کے ساتھ اس کی نعمتوں کا نہ ختم ہونے والا خزانہ تھا۔ جسے وہ گویا محض مانگنے پر تقسیم کرنے کو تیار تھا۔ مگر بہت کم لوگوں نے اس کے لئے دروازہ کھولا۔ اور تیس دن کے بعد وہ اپنا بوریا بستر باندھ کر پھر آسمان کی طرف اڑ گیا۔ اور خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ تیرے بندے تیری نعمتوں کی قدر کو نہیں پہچانتے۔ میں نے تیری طرف سے تیرے ہر بندے کے سامنے تیرے انعاموں کو پیش کیا۔ مگر سوائے چند گنتی کے لوگوں کے میں نے سب کو سوتے ہوئے پایا۔ اور وہ میرے جگانے پر بھی نہیں جاگے میں نے انہیں ہوشیار کیا۔ اور ہلایا اور جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ بیدار نہ ہوئے۔ میں نے انہیں آوازیں دیں۔ اور بتایا کہ دیکھو میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔ مگر انہوں نے آنکھ تک نہ کھولی بلکہ میری طرف سے کروٹ بدل کر پھر گہری نیند کے سمندر میں غرق ہو گئے۔ رمضان کے مہینہ کی یہ شہادت جو ہر سست اور غافل اور بے دین شخص کے خلاف قیامت کے دن پیش ہونے والی ہے۔ کس قدر ہولناک اور کس قدر ہیبت ناک اور کس قدر دل ہلا دینے والی ہے۔ مگر پھر بھی بہت ہی کم لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہیں۔ اور ہم میں سے اکثر کا یہی حال ہے۔ کہ جس حالت میں ہمیں رمضان پاتا ہے۔ اسی حالت میں بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں ہمیں چھوڑ کر واپس چلا جاتا ہے۔ اور ہم اپنے مہربان آقا و مالک سے ویسے کے ویسے ہی دور رہتے ہیں۔

یہ وہ جذبات ہیں جو اس رمضان کے مہینہ میں میرے دل میں پیدا ہوئے بلکہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور میں نے مناسب خیال کیا۔ کہ ایک نہایت مختصر مضمون کے ذریعہ سب سے پہلے اپنے آپکو اور اس کے بعد اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بتاؤں۔ کہ رمضان کی برکتیں کیا ہیں۔ اور ان سے کس طرح اور کس رنگ میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

رمضان کی سب سے بڑی خصوصیت

سو جاننا چاہیئے کہ رمضان کی سب سے بڑی خصوصیت جس کی وجہ سے اسے خدا کی نظر میں خاص برکت حاصل ہے۔ یہ ہے کہ وہ اسلام کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن شریف نے بتایا ہے۔ اور حدیث اور تاریخ سے تفصیلاً ثابت ہے۔ قرآن شریف کے نزول کی ابتداء اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی وحی جس سے اسلام کی بنیاد قائم ہوئی رمضان ہی کے مبارک مہینہ میں ہوئی تھی۔ پس یہ مہینہ گویا اسلام کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ یعنی وہ مہینہ جس میں خدا کی آخری اور کامل و مکمل شریعت جس نے خدا کے بھٹکے ہوئے بندوں کو خدا کے قریب تر لانا تھا۔ اور جس کے ذریعہ دنیا میں روحانیت کے دروازے زیادہ سے زیادہ فراخ صورت میں کھلنے والے تھے نازل ہونی شروع ہوئی۔ دنیا میں مختلف قوموں نے اپنے لئے خاص خاص دن مقرر کر رکھے ہیں۔ جو گویا ان کی قومی تاریخ میں خاص یادگار سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان دنوں کو خاص خوشی اور خاص شان کے ساتھ منایا جاتا ہے تاکہ اس ذریعہ سے لوگوں میں قومی زندگی کی روح کو تازہ رکھا جا سکے مگر غور کیا جائے۔ تو ان دنوں کی خوشی اس عظیم الشان دن کی خوشی کے مقابلہ پر کیا حقیقت رکھتی ہے۔ جبکہ خدائے زمین و آسمان نے اپنی آخری شریعت کو دنیا پر نازل فرمایا جس کے اختتام پر یہ الٰہی بشارت جلوہ افروز ہونے والی تھی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ سچ پوچھو تو دنیا میں اگر کوئی دن منانے کے قابل تھا۔ تو وہ یہی تھا۔ کہ جب خدا کی اس آخری اور کامل و مکمل شریعت کے نزول کا آغاز ہوا۔ اور انسان کے پیدا کئے جانے کی غرض جہاں تک کہ خدا کے فعل کا تعلق تھا پوری ہو گئی۔ پس رمضان کی سب سے پہلی سب سے بڑی اور سب سے اہم خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کی پیدائش کا دن ہے۔ ہاں وہی اسلام جو ہماری انفرادی اور قومی زندگی کی روح رواں اور ہمیں اپنے خالق و مالک کے ساتھ باندھنے کی آخری زنجیر ہے۔

(باقی)

(منقول از الفضل ۱۲ اکتوبر ۴۱ء)

نیرنگ نظر

میں نے گرمائے ہوئے تیغ و تبر دیکھے ہیں
میں نے بکھرے ہوئے دیکھے ہیں جہنم کے شرار
میں نے بہکے ہوئے دیکھے ہیں خدایانِ خرد
میں نے دیکھا ہے پرستاریٔ یزداں کا فروغ
میں نے لہرائے ہوئے دیکھے ہیں ایمان و عمل
میں نے دیکھے ہیں شبستانِ شریعت کے چراغ

میں نے برمائے ہوئے قلب و جگر دیکھے ہیں
میں نے سہمے ہوئے جنت کے شجر دیکھے ہیں
میں نے بھٹکے ہوئے اربابِ نظر دیکھے ہیں
میں نے محکومیٔ شیطاں کے ہنر دیکھے ہیں
میں نے گھبرائے ہوئے خوف و خطر دیکھے ہیں
میں نے دریائے طریقت کے گہر دیکھے ہیں

کاش اے کاش شبِ غم کی سحر بھی دیکھوں
اپنی معصوم دعاؤں کا اثر بھی دیکھوں

مبشر احمد راجیکی از ربوہ

ایک روسی اور ایک موصی میں فرق

ایک روسی سے جس وقت اس کی جائداد چھینی جاتی ہے۔ وہ ہنستا نہیں بلکہ وہ روتا ہے مگر ایک موصی جس وقت اپنی جائداد کا ۱/۱۰ یا ۱/۸ یا ۱/۶ یا ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہے۔ تو وہ روتا نہیں بلکہ ہنستا ہوا" اپنے بھائی کے پاس جاتا ہے۔ اور اسے کہتا ہے کہ اے بھائی مجھے مبارکباد دو کہ میں نے وصیت کی توفیق پائی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ اب مجھے وہ دن بھی دکھائے۔ کہ آپ بھی وصیت کر دیں۔ اور میں آپ کو مبارک دینے کے قابل ہو جاؤں۔" (نظام نو صفحہ ۱۱۳)

اسی طرح ایک روسی سے جس وقت اس کی جائداد حکومت چھین لیتی ہے۔ اور وہ اپنی بیوی کو یہ خبر سناتا ہے۔ تو وہ کہتی ہے۔ کہ خدا تباہ کرے ان لوگوں کو جنہوں نے ہماری جائداد لوٹ لی۔ لیکن ایک موصی جس وقت وصیت کر کے اپنی بیوی کو یہ خبر سناتا ہے۔ تو اس کی بیوی اسے یہ کہتی ہے۔ "دیکھو جی اللہ نے آپ کو یہ توفیق دی۔ کہ آپ نے وصیت کر دی میرے پاس اپنی جائداد نہیں میں کس طرح وصیت کروں۔ آپ اپنی جائداد میں سے کچھ مجھے دے دیں۔ تو میں بھی اس نعمت میں شامل ہو جاؤں۔ اور اپنے نسوانی داؤ پیچ اور ان تیروں سے کام لے کر جنکو خاوند بہت کم برداشت کر سکتے ہیں۔ آخر اسے راضی کر ہی لیتی ہے۔ اور وہ اسے اپنی جائداد میں سے کچھ حصہ دے دیتا ہے۔ اور بیوی پھر اس جائداد کی وصیت کرتی ہے۔" (نظام نو صفحہ ۱۱۴)

جہاں روسی نظام جبر سے کام لیتا ہے۔ وہاں وصیت کا نظام پیار اور محبت سے کام لیتا ہے۔ اور ایک موصی خوشی سے جنت حاصل کرنے کے لئے اپنی جائداد کا ۱/۱۰ سے ۱/۳ حصہ تک دے دیتا ہے۔ الغرض وصیت کے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کو وصیت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ موت کا کوئی اعتبار نہیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

رفتارِ زمانہ

اسلامی ممالک کی سیاسیات کا ہفتہ وار جائزہ

(ثاقب زیروی)

فلسطین میں ازسرِ نو جنگ شروع ہو گئی۔ عرب بہت جلد مقبوضہ علاقوں میں آزاد عرب حکومت کے قیام کا اعلان کر دیں گے۔ ہندوستان ہر حالت میں حیدرآباد کا کانٹا نکالنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ اس وقت دو محاذوں پر لڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کے خفیہ اجلاس میں کشمیر کے اصل حالات کے متعلق پنڈت نہرو کی تقریر۔ کشمیر میں ہندوستان کا روزانہ ساڑھے چار لاکھ روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ سلامتی کونسل میں انڈونیشی معاملے کا [illegible] التواء۔ معاشی ناکہ بندی کو توڑنے کی بجائے رپورٹوں اور تقریروں پر انحصار

جنگِ فلسطین

اس ہفتے کے شروع میں اتحادی ثالث کاؤنٹ فولک برناڈوٹ نے جو تجاویز صلح پیش کی تھیں انہیں عربوں نے تو محض اس لئے ٹھکرا دیا کہ وفاق کی آڑ میں برطانیہ اب کی گرفت کو اور مضبوط کر دیا گیا تھا۔ اسرائیلی حکومت کے قیام کو جو حیثیت مل جاتی تھی اور یہودیوں نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ ان میں یروشلم کو عربوں کے حوالے کیوں کیا گیا ہے۔ عربوں نے ثالث کی تجاویز کے بعد میعادِ صلح میں توسیع کی شق کو تو درخورِ اعتنا ہی نہیں سمجھا تھا لیکن یہودیوں کے متعلق اوّل اوّل یہی کہا جاتا رہا کہ وہ عارضی صلح میں توسیع پر صاد کر دیں گے۔

اتحادی ثالث ہر صورت میں کم از کم تین دن کی توسیع ضرور چاہتا تھا تاکہ اتحادی کمیشن کے عملے کو صحیح و سالم نکال لے جائے لیکن تل ابیب کے سیاسی مبصروں کے قیاسات غلط نکلے اور سکیورٹی کونسل میں ازسرِ نو بحث شروع ہو گئی۔

اس اجلاس میں تلم نہاد یہودی حکومت کو باقاعدہ اسمبلی حکومت کے نام سے یاد کیا گیا اور یہودی ایجنسی کے نمائندے کو اس کا نام لینے کی بجائے یوکرائنی نمائندے نے حفاظتی کونسل میں حکومت اسرائیلی کا نمائندہ کہہ کر خطاب کیا۔ عرب ہائر کمیٹی کے نمائندے سید جمال الحسینی احتجاجاً کونسل سے واک آؤٹ کر گئے۔ برطانیہ۔ بلجیم فرانس۔ چین، شام اور کینیڈا کے نمائندوں نے بھی صدر کے طرزِ تخاطب کو نارو اقرار دیا۔

توسیع میعاد پر بحث کے دوران میں حفاظتی کونسل کے صدر موسیو منورسکی (یوکرائینی نمائندہ) نے متارکے کی میعاد بڑھانے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کاؤنٹ برنا ڈوٹ وفاق کے متعلق تجاویز پیش کرنے کے مجاز نہ تھے فلسطین کی تقسیم کا کام فوراً شروع کر دیا جائے برطانی نمائندے نے تائید کی۔ بالآخر بہت رد و کد کے بعد حفاظتی کونسل نے عربوں اور یہودیوں سے درخواست کی کہ دونوں متارکہ کی مدت کو بڑھا دیں یہ تجویز ۸ ووٹوں کی تائید سے کامیاب ہوئی۔ روس۔ یوکرائن اور شام نے ووٹ دینے سے احتراز کیا۔

عربوں کے لئے جنگ کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ اگر کچھ توسیع میعاد چاہتے تھے تو دوسرے فوری تقسیم توسیع میعاد سے پہلے ہی کافی نقصان اٹھا چکے تھے یہودی ہزاروں کی نہیں لاکھوں کی تعداد میں اس مہینے کے عرصے میں در آئے تھے اور انہیں امریکی اور برطانی یہودونواز مبصروں اور کمیشن کی نگرانی میں اسلحہ جمع کرنے اور جنگی تیاریوں کو تیز کرنے کی مہلت مل گئی تھی۔ لہٰذا انہوں نے اُسے قبول نہ کیا۔

تقسیم ہندوستان میں ریڈکلف اور ماؤنٹ بیٹن گٹھ جوڑ کی طرح بعد میں پتہ چلا کہ یہ اتحادی ثالث بھی برطانی دفتر سے ہی سارا پروگرام طے کر کے آئے تھے۔ عربوں اور یہود کے اکابر سے ملنا مبصروں کی آمد آمد اور دیگر مصروفیات محض دکھلاوا تھی۔ یہی وجہ تھی کہ حفاظتی کونسل میں توسیع کی تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے روسی نمائندے موسیو گرامیکو نے کہا کہ اتحادی ثالث نے اختیارات کی حدود سے تجاوز کیا ہے۔ اور وہ اپنی پشت پناہ طاقتوں کے اشارے پر کام کرتے رہے ہیں۔

اور آج نیو یارک ریڈیو کی اطلاع ہے۔ کہ فلسطین میں جنگ ازسرِ نو شروع ہو گئی ہے حیفہ اور بیت المقدس میں خونریز معرکے ہو رہے ہیں۔ قاہرہ کے مبصرین کا کہنا ہے کہ عرب جیتے مقبوضہ علاقوں میں بہت جلد آزاد عرب حکومت قائم کر دیں گے۔ جنگ کے دوبارہ شروع کرنے کی توضیح کرتے ہوئے عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عبدالرحمٰن عزام پاشا نے اپنی خطبے کو دہرایا ہے کہ ہم صلح سے محترز نہیں۔ البتہ توسیع میعاد سے گریزاں ہیں کیونکہ اس میں جہاں ۲½ لاکھ عرب آبادی نقل کر دوسرے ممالک میں گئے ہے وہاں یہودی لاکھوں کی تعداد میں داخل ہوئے ہیں۔

امریکی جنگی جہاز مجلس اقوام کے مبصروں اور گارڈوں کو لینے کے لئے حیفہ میں تیار کھڑے ہیں یہودی کاؤنٹ کے تیل صاف کرنے والے کارخانوں کو خالی کرنے کے حکم کو بھی ٹھکرا چکے ہیں۔

تلم نہاد یہودی حکومت کے وزیر خارجہ کے کہنے کے مطابق جنوبی فلسطین میں بھی لڑائی کی آگ ازسرِ نو بھڑک اٹھی ہے۔ دوسری طرف ثالث نے عربوں اور یہود کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ فلسطین کی تازہ ترین صورتِ حالات کے متعلق چند گھنٹوں کے اندر اندر رپورٹ پیش کریں۔ امریکی نمائندہ حفاظتی کونسل کی اکساہٹ یہ ہے کہ اگر عرب لڑائی بند کرنے سے انکار کریں۔ تو سلامتی کونسل اسے امن عالم کے لئے خطرہ قرار دے کر مناسب کارروائی کرے۔

بہرحال متارکے میں امریکیوں اور برطانی سیاسیوں کی حرکات حفاظتی کونسل میں یکطرفہ پالیسی اور یہودی جنگجو کی ناجائز پشت پناہی سے اقوامِ عالم کو یہ ضرور پتہ چل گیا ہے کہ یہ دونوں بڑی طاقتیں کس طرح اسلامی ممالک کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہیں اب اگر عرب محض حفاظت خود اختیاری کے طور پر عرب ان پر تیل کی مراعات کا دروازہ بند کر دیں تو وہ کیونکر گردن زدنی ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔

مسئلہ حیدرآباد

حیدرآباد کا مسئلہ دن بدن اہمیت حاصل کرتا جا رہا ہے بلکہ ہندوستانی کابینہ کے ارکان تو اُسے ہندوستان کے سیاسی جسم پر پلیگ کے پھوڑے سے تشبیہ دینے لگ گئے ہیں۔ حیدرآباد نے معاشی ناکہ بندی کی انتہائی گرفت کو محسوس نہ کیا تو رسل و رسائل کے تمام ذرائع مسدود کر دیئے گئے۔ حتیٰ کہ دکن ایئر ویز پر بھی پابندی لگا دی گئی حالانکہ اس سروس نے کبھی آج تک قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔ حکومت نظام نے ہندوستان کے اس اقدام کو شہری آبادی کو مفلوج کرنے کا بہانہ قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

ایک طرف حکومت حیدرآباد کی عالیتوں کو فروخت کرنے کے بارے میں امتناعی حکم جاری کیا۔ تو دوسری طرف ریاست سے ملحقہ صوبوں کو منظم حملوں کی دریدہ دہنی ایذا رسانی جاری کر دی گئیں اور اب ہر روز دو دو چار چار گاؤں پر ہندوستانی سپاہیوں کی یورش اور تباہی و بربادی کی خبر آجاتی ہے۔

حکومت حیدرآباد کا کہنا ہے کہ اگر حق و انصاف سے کوئی معاہدہ کرنا ہو تو ہم آج بھی اس کے لئے تیار ہیں باقی رہی ہندوستان میں بالجبر شمولیت۔ ابھی ہمارے بازوؤں میں بل ہے۔ ہم معاشی ناکہ بندی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہم تمہارے فضائی حملوں کو ناکام بنا سکتے ہیں قانون کی رو سے ہمیں آزاد رہنے کا حق ہے پھر ہم کیوں خواہ مخواہ ہندوستان کے مطالبات کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں۔ ان تمام چالوں کے بعد جب جمہوری صدائیں بلند کی گئیں تو اس نے غیر جانبدار نظام کی نگرانی میں استصواب رائے عامہ کے لئے بھی حامی بھر دی۔ لیکن ہندوستان کی حکومت پھر بھی رد کر گئی۔

اب حیدرآباد ہندوستان سے ایک ایسے طویل المیعاد معاہدے پر آمادہ ہے جس میں اُس کی روایات۔ اور مخصوص تاریخی حیثیت برقرار رہے۔ دفاع امور خارجہ اور مواصلات کے بارے میں بھی علیحدہ علیحدہ معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہے بلکہ وہ تو یہاں تک بھی تسلیم کرتا ہے کہ اگر ہندوستان کی پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک سے جنگ ہو تو وہ اس کا ساتھ دے گا۔ البتہ پاکستان کے معاملے میں غیر جانبدار رہے گا۔ لیکن وہ امور داخلہ پر کسی بیرونی حکومت کا تسلط پسند نہیں کر سکتا۔

دوسری طرف پنڈت نہرو کے ادعوے جو بین الاقوامی دنیا میں سیاست کے ساتھ ساتھ دیانت کی شہرت کو برقرار رکھنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ یہ ہیں۔ کہ انہوں نے اندرونی امور میں پر کاش رہوٹن اور آنند سیرا کے لیڈروں سے حکومت سے اندر اور باہر مصالحت پر بات کرنے کا عندیہ ظاہر بیکٹ بھی کر لیا ہے۔ لیکن اُن کے سامنے ایک اہمت رکھتا ہے کہ ساکن معاہدے کی تاریخ ہے جسے وہ کسی نہ کسی طرح گزار لینا یا معطل بنا دینا چاہتے ہیں چنانچہ آل انڈیا کانگرس کی مجلس عاملہ کے خفیہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا گو جے پرکاش کی گرفتاری یا نظربندی کے باوجود ہمیں اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ ہم حیدرآباد کے خلاف کوئی کارروائی کریں لیکن اُمید ہے ہمیں ایک بہانہ ضرور مل جائے کہ مناسب وقت کا نوٹس دے کر ساکن معاہدے کو توڑ دیں لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ حکومت حیدرآباد جے پرکاش سے اچھا سلوک کرے اور اُسے ہمارے علاقہ میں پہنچا دے"

اس نازک صورتِ حالات کے باوجود ہندوستان حیدرآباد کے خلاف جنگ پر کیوں اُتر نہیں آتا اسے پنڈت نہرو ہی کے الفاظ سے سن لیجئے۔

"...... ہمارے آدمی اونی سے اشارے پر حیدرآباد پر تین طرف سے یورش کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ حیدرآباد ایک فسادی ریاست ہے جو پاکستان کے اشارے پر ہندوستان کے قلب میں ہماری فوجوں کو پریشان کر رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی بھی حکومت ان حالات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ہمیں ہر حالات میں اس صورتِ حال کا خاتمہ کرنا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اس وقت ہم دو محاذوں پر لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے......"

سر مانکٹن و الٹر کا بجری تار مظہر ہے کہ وہ ابھی تک حیدرآباد مشیر آئینی کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ لیکن سر مانکٹن کی گذشتہ روش پاک نہیں ہے اُن کا لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے گٹھ جوڑ براہِ راست اُن کی دیانت پر اشتباہ کی جرأت دے رہا ہے

ممالک اسلامی میں حیدرآباد کے مسئلے کو کم اہمیت سے نہیں دیکھا جا رہا۔ افغانی اور قبائلی لیڈروں نے تو جانی ۔ مالی حالی اور قالی القصہ ہر امداد کا وعدہ کیا ہے اس کے علاوہ شیخ الاسلام پاکستان مولانا شبیر احمد عثمانی نے حکومت پاکستان کو تحریک کی ہے کہ وہ حیدرآباد کے معاملے کو جمعیت اقوام تک پہنچائے کیونکہ حکومت حیدرآباد کے سلسلہ مواصلات کو توڑنا، اس کی باہر سے آنے والی مشینری کو ضبط کر لینا رسل و رسائل کے ذرائع مسدود کر دینا سرحدوں پر آئے دن یورشیں کرنا یہ سب باتیں امنِ عالم کے لئے خطرے کا الارم ہیں

گذشتہ ہفتے حضور نظام کی حکومت پر جو الزام برطانی ہوا بازوں کے ذریعہ اسلحہ منگانے کا لگایا گیا تھا برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر نوئل بیکر نے اُس کا جواب نہایت

دو ٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ یہ الزام بے بنیاد ہے لیکن پنڈت جی کی تشفی بھلا اس سے کہاں۔ انہوں نے اس الزام کو الزام کی حیثیت سے کب لگایا تھا یہ تو حیدرآباد کے خلاف معاشی ناکہ بندی کے جواز کا ایک ذریعہ ڈھونڈ نکالا گیا تھا۔

قضیۂ کشمیر

مجاہدین مدافعت چھوڑ کر اب جارحانہ سرگرمیوں پر اتر آئے ہیں۔ وادی لداخ کے تین چوتھائی حصے پر آزاد فوجوں کا کامل قبضہ ہو چکا ہے۔ نوشہرہ۔ اوڑی اور دیگر تمام محاذوں پر کامرانی ان کے قدم چوم رہی ہے۔ بریگیڈیئر عثمان کام آیا تھا کہ جھنگڑ سے ہندوستانی بریگیڈ نکلنا شروع ہو گیا۔ القصہ ہندوستانی فوجیں لڑائی میں انتہائی شدت اختیار کرنے کے باوجود ناکام رہیں۔

کشمیر کمیشن کراچی پہنچ چکا ہے۔ کمیشن نے اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں اپنے کام کو انتہائی دیانتداری سے انجام دینے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن جوں جوں کشمیر کمیشن کے عمل کا وقت قریب آرہا ہے ہندوستان ارکان کابینہ کی بے تابی زیادہ ہو رہی ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں میں پنڈت نہرو اور سردار بلدیو سنگھ جی دو دفعہ کشمیر ہو آئے ہیں پہلی دفعہ تو مزدور اور کسان کانفرنس کے قائدین عام کی گرفتاریوں کا حکم صادر کر کے آئے تھے۔ اب دیکھیں کیا گل کھلاتے ہیں پنڈت نہرو بھی اب اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ تازہ تقریر میں آپ نے پاکستان کو مکار دغا باز کے خطابوں سے یاد فرما کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔

گذشتہ ہفتے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا جو خفیہ اجلاس ہوا اس میں پنڈت جی نے ارکان مجلس کے سامنے گفتار شی احوال واقعی کرتے ہوئے کہا چونکہ کشمیر کی حالت خطرناک تھی۔ اور اندیشہ تھا کہ کہیں یہ فرقہ وار ریاست ہندوستان کے لئے بہت بڑے خطرے کا باعث نہ بن جائے۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ ریاست میں ترقی پسند اور جمہوری عنصر کو ابھارا جائے اور اسے حکومت پر قابض کرنے کے بعد استصواب کرایا جائے۔ پنڈت نہرو نے دبی زبان سے اس حقیقت کا اقرار بھی کیا ہے کہ چونکہ ہمیں یقین تھا کہ اگر ہندوستان یا پاکستان کے سوال پر کشمیر میں استصواب کرا دیا گیا تو اس کا نتیجہ پاکستان کے حق میں نکلے گا۔ اس لئے ہم نے یہ ترکیب سوچی کہ استصواب رائے اس سوال پر ہو کہ کشمیر پاکستان میں شامل ہونا چاہتا ہے یا آزاد رہنا چاہتا ہے۔ اس طرح جمہوری طاقتوں کو متحد ہو کر پاکستان کے خلاف کام کرنے کا موقعہ مل جاتا تھا۔ ”یہ الفاظ پنڈت نہرو کے ہیں جو نہاں خانۂ دل کے آئینہ دار ہیں۔

آج کل مقبول پنڈت نہرو کشمیر میں ہندوستان کا ایک چار لاکھ روپیہ روزانہ خرچ ہو رہا ہے ان اخراجات کے علاوہ فوجوں کو سامان مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ہند کو کشمیر کے عوام کی عام شہری زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے بھی خرچ کرنا پڑتا ہے۔

آل جموں کشمیر مسلم کانفرنس نے کشمیر کمیشن کے دیانتدارانہ نصب العین کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے کشمیر کی گتھی کو سلجھانے کا واحد حل یہ بتایا ہے کہ مہاراجہ ہری سنگھ کی حکومت کو توڑ کر سب سے پہلے عوام کی نمائندہ حکومت قائم کی جائے تاکہ آزادانہ رائے شماری کے لئے سازگار ماحول پیدا کیا جائے۔ اور یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ ساری ہندوستانی فوجیں اس وادی سے نکال دی جائیں۔

کانفرنس نے کمیشن کو اس حد تک تعاون کا یقین دلایا ہے جس حد تک کمیشن مساوی مراعات دے کر کام کرے گا۔ ورنہ انتباہ دیا ہے کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ ہرگز تعاون نہ کرے گی اور کشمیر کے محاذ پر دشمن کو نکال باہر کرنے کے لئے مجاہدین کی سرگرمیاں حسب سابق جاری رہیں گی۔

پنڈت نہرو نے جموں دہٹانکوٹ کی درمیانی سڑک کا افتتاح کرتے وقت کشمیریوں کو ثروت وسطوت کے سبز باغ دکھلائے ہیں کہ ابھی جموں اور جھنگڑ کے درمیان سڑک بنائی جائے گی۔ رشوالک کی وادی کے عقب سے ایک سڑک جاری ہوگی۔ دریا پر ایک مضبوط و مستحکم پل تعمیر ہوگا۔ اور نہ جانے کیا کیا۔ حالانکہ جموں اور پٹھانکوٹ کے علاوہ باقی تمام جگہوں کے ارد گرد مجاہدین کے گشتی دستے ہندوستانی فوجوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ بلکہ جھنگڑ سے تو یہ فوجیں نکل ہی گئی ہیں۔

مصر۔ سوڈان اور شام

فرمانروائے مصر شاہ فاروق کل قاہرہ سے فلسطین کے جنوبی محاذ کے معائنے اور فوجی افسروں کو ترقیاں بخشنے کے سلسلے میں روانہ ہو گئے۔ مصر کے وزیر جنگ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ لیکن دوسری طرف مصر کی حکومت نے حکومت برطانیہ کو سوڈان میں معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کے متعلق احتجاجی مراسلہ ارسال کر دیا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ حکومت مصر کی ناراضی کے باوجود آرڈیننس کا نفاذ نہ صرف اپنے اختیارات وحقوق سے تجاوز ہے۔ بلکہ معاہدہ کی خلاف ورزی بھی ہے۔ برطانوی حلقوں میں یہ احتجاج متوقع تھا

شام بھی جنگ فلسطین میں کسی فریق سے پیچھے نہیں ہے۔ حال ہی میں مفتی شام نے ایک فتوے کے ذریعے فلسطین کے لئے رمضان کے روزے رکھنے کی قیود اٹھاتے ہوئے انہیں دل و جان سے عربوں کی آزادی کو برقرار رکھنے کی تلقین کی ہے۔ چونکہ فلسطین میں صلح کی معیاد میں توسیع کے متعلق تمام امیدیں ناکام ہو چکی ہیں لہذا شام میں از سر نو ہوائی حملوں سے بچنے اور شہری آبادیوں میں خطرے کا الارم دیکھتے ہی بتیاں مدھم کرنے کی مشق شروع ہو گئی ہے۔ توسیع معیاد صلح کو مسترد کرنے کے فیصلے کا شام میں بڑے ذوق و شوق سے خیر مقدم کیا گیا۔ اب یونیورسٹی کے طلبہ مجاہدین فلسطین کے لئے چندے اور دیگر اشیائے ضروریہ کی فراہمی میں لگے ہوئے ہیں۔ ہیگ میں بین الاقوامی عدالت انصاف کی رکنیت کے لئے شام کی طرف سے فارس بیک الخوری اور عبدالحمید بیضاوی (مصر) کے نام بھیجے گئے ہیں

ترکی

پارلیمنٹری بورڈ کی سفارشات کے بعد ترکی میں کمیونسٹوں کی نقل و حرکت اور سرگرمیوں پر کڑی نگرانی شروع ہو گئی ہے۔ ترکی نے بھی مارشل کے امدادی معاہدوں پر صاد کر دیا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے ترکی کو سال کے پہلے چوتھائی حصے میں ایک کروڑ ڈالر کی مدد ملے گی۔ ان میں ستر لاکھ ڈالر کی کان کنی اور زراعت کی مشینری امریکہ سے آئے گی۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق ترکی کی نیشنل اسمبلی نے بھی مارشل کے امدادی معاہدوں سے معاشی تعاون کی تصدیق کر دی ہے

ایران

عبدالحسین حاضر کی وزارت کے متعلق شورہ پشتی کی خبروں کی رفتار قدرے سست ہے۔ سیستان سے متعلق دریائے ہلمند کے پانی کا معاملہ بھی حکومت افغانستان سے سلجھ گیا ہے۔ البتہ آذربائیجان میں روسی جہاد کے زبردستی اتر آنے کا مخمصہ ابھی چل رہا ہے

حکومت پاکستان کے متعینہ سفیر در ایران راجہ غضنفر علی خان عازم ایران ہونے والے ہیں۔ پاکستان کے سیاسی حضرات میں راجہ صاحب کا نام کسی سے کم نہیں ہے امید یہی کی جاتی ہے کہ ان کے وہاں پہنچنے پر ایران و پاکستان کے باہمی تعلقات اور بھی زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے

افغانستان

والاحضرت شاہ ولی خان سفیر افغانستان مقیم پاکستان کے کونسلر سردار صلاح الدین سلجوقی کے بیان پر افغانی اخبارات نے کوئی تبصرہ نہیں کیا نہ ہی حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ نے سردار صاحب کے تحریک کرنے کے باوجود کوئی تبصرہ کیا ہے۔ البتہ کل پاکستان کے وزیر مہاجرین راجہ غضنفر علی خان نے اپنی ایک تقریر میں اس امر کی طرف اشارہ ضرور کیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان اپنے اندرونی معاملات میں کسی بیرونی طاقت کی مداخلت برداشت نہیں کرے گی نہ ہی وہ ایک انچ زمین کسی طاقت کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہے

انڈونیشیا

انڈونیشیا آج کل دو نادو دشمنوں کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے۔ صلح کمیشن کی کوئی کوشش بھی ایسی نہیں جسے کامیاب کہا جا سکے ڈچ معاہدہ کرتے ہیں۔ اور پھر اسے تاویلیں کر کر کے بگاڑنا اور توڑنا شروع کر دیتے ہیں اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ ساحلی علاقوں پر ڈچ قابض ہیں اور ملک کے اندر جمہوریت کا دور دورہ ہے۔ لیکن نہ انڈونیشیا کی پیداوار باہر جاتی ہے۔ اور نہ اس کے بدلے میں باہر سے ضروری اشیاء اندر آ سکتی ہیں کیونکہ ڈچ حکومت نے معاشی ناکہ بندی کو معاہدہ کر لینے کے بعد بھی نہیں توڑا۔

انڈونیشی نمائندے نے سلامتی کونسل کی توجہ اس معاشی ناکہ بندی کی طرف مبذول کراتے ہوئے استدعا کی تھی۔ کہ ولندیزیوں کو اسے اٹھا لینے کے لئے مجبور کیا جائے۔ سلامتی کونسل نے اسی صلح کمیشن کو اس ناکہ بندی کے متعلق رپورٹ کے لئے کہہ دیا۔ اب حذا جانے وہ کمیشن اس رپورٹ میں کیا لکھے اور کس کو گردن زدنی ٹھہرائے

انڈونیشیا بھی دا دوسی کا فریب کھا کر فلسطین اور کشمیر کی طرح استعماری کونسل کے دام میں آ گیا ہے جن کو خدائے سیاست کی مہربانیوں کے طفیل اپنی سیاسی گتھیوں کو وا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ مل ہی جاتا ہے یہ لوگ کسی بات پر غور کرنے سے پہلے ہی ایک تجویز تیار کر لیتے ہیں۔ پھر اسے دو چار مہینے کی بحث و تمحیص کے بعد اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ٹھونس دیتے ہیں۔ معاشی ناکہ بندی کے متعلق صلح کمیشن خواہ کوئی رپورٹ دے۔ اس سارے مخمصے کا دارومدار انڈونیشی قوم پروروں کے استقلال پر ہے۔ جس قدر ان کی جمعیت مضبوط رہے گی اسی حد تک ڈچ ان کے سامنے جھکتے چلے جائیں گے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا نذیر علی ایک عرصہ سے بیمار ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں:۔
حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ مفرح حیات لاہور

مذہب کا دشمن — کمیونزم

کمیونسٹوں کی مذہب سے ظاہری وابستگی محض ایک ڈھونگ ہے

(۲)

(سلسلے کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۹ جولائی)

یہ بات خود یورپین مصنفین نے بھی محسوس کی ہے کہ کمیونزم مذہب کا خطرناک دشمن ہونیکے باوجود بھی اسلام سے ایک گونہ مناسبت کا اظہار کرتا ہے اور یوں ظاہر کرتا ہے کہ گویا کمیونزم کو اسلام سے خاص تعلق ہے۔ چنانچہ مسٹر Edmund Candler اپنی مشہور کتاب "Bolshevism" کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں۔

"یورپ میں علی الاعلان خدا کے وجود کو جھٹلانے کے باوجود اشتراکیت کے حامی ایشیا میں اسلام کے ساتھ منافقانہ تعلق کے اظہار کی طرف مائل نظر آتے ہیں"

کمیونسٹوں کی اس روش کی بعض سیاسی وجوہات بھی ہیں مثلاً یہ کہ خود روسی دائرہ اقتدار میں مسلمان کثیر تعداد میں آباد ہیں اور بعض اسلامی ممالک کی سرحدیں روس کی اپنی سرحدوں سے ملتی ہیں۔ لیکن مسٹر Edmund Candler نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۷۶ پر کمیونسٹوں کی منافقت کی ایک اور وجہ درج کی ہے اور وہ یہ ہے:۔

"بالشوازم کا بلاواسطہ اور براہ راست حملہ اتنا کارگر ثابت نہیں ہوتا خطرہ تو اس وقت لاحق ہوتا ہے کہ جب کمیونزم کے حامی (ایمان کے) حصار عافیت کو سرنگ لگا کر اڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قلعہ کی چاردیواری میں گھس کر وہ ایک مکروہ حملے کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور یہ سمجھ لینا درست نہ ہوگا کہ دشمن کی یہ ریشہ دوانیاں رنگ نہ لائینگی اور وہ اسطرح لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے میں کامیاب نہ ہو سکیگا"

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے مسٹر Candler کی یہ رائے بالکل درست ہے۔ کیونکہ اسلام کمیونزم جیسی مادی اور غیر فطری تحریک کے سراسر خلاف ہے اور اس کے بالمقابل ایک ایسا مکمل اور واضح نظام حیات دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جو فطرت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اور کمیونسٹ نظام ایک لمحے کے لئے بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ اس لئے کمیونسٹ مدد کر اس پر براہ راست حملہ کرنے کی بجائے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا اسلام اور کمیونزم میں کوئی فرق نہیں ہے اور پھر بعد میں متاع دین و دانش پر ایسا ڈاکہ ڈالتے ہیں کہ لوگوں کو روحانی لحاظ سے مفلس اور قلاش کر چھوڑتے ہیں اور رفتہ رفتہ بد ظن کر کے انہیں کمیونسٹ خیالات کی طرف مائل کر لیتے ہیں برخلاف اسکے یورپ میں کمیونزم کے حامی یہ منافقت اسلئے اختیار نہیں کرتے کہ یورپ خود سر سے پاؤں تک مادیت کے بحر ضلالت میں ڈوبا ہوا ہے اور کمیونزم خود اسی مادی تہذیب کے بطن سے پیدا ہوا ہے اور اسی کا پروردہ ہے۔ دوسرے عیسائیت اس کے بالمقابل ایک مکمل ضابطۂ حیات پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسی لئے کمیونزم کو یورپ میں بلاواسطہ حملہ کرنے میں کوئی باک نہیں لیکن وہ اسلام کے بالمقابل علی الاعلان نبرد آزما ہونیکی اپنے میں طاقت اور ہمت نہیں پاتا۔ یہی اس کی منافقانہ روش کی اصل وجہ ہے۔ نیز لینن نے خود اپنے ہم خیالوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ مذہب کو مٹانے کیلئے ماحول اور ضرورت وقت کے مطابق گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا سیکھو جہاں جس قسم کا روپ اختیار کرنے کی ضرورت ہو وہاں وہی روپ بھر لو گو مقصد کو ہاتھ سے نہ جانے دو چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"مارکس ازم کے حامیوں کو چاہیئے کہ وہ عوام میں دہریت کا پراپیگنڈا کرنے کے لئے نت نئے طریقے اختیار کریں۔ کبھی سائنس کی رو سے ثابت شدہ حقائق کو پیش کریں ان کے خیالات کی دنیا تک پہنچنے کے لئے کبھی "یہ" طریق اختیار کریں اور کبھی "وہ" الغرض جس طرح بھی بن پڑے۔ دہریت میں ان کی دلچسپی کو ابھاریں اور ان کو ہر ممکن طریق اور ہر ممکن کوشش سے جگانے اور جھنجھوڑنے کی کوشش کریں" (لینن اور گاندھی صفحہ ۱۲۲)

پس آج اگر کمیونسٹ دوکر ہم کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش میں مصروف ہیں کہ باوجود اسلام پر قائم رہنے کے ہم کمیونزم کے اقتصادی نظام سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے جھوٹے اور گمراہ کن پراپیگنڈے کے خلاف ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سراسر دجل ہے۔ اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے۔ جس میں کسی مادی نظام کے پیش کردہ غیر فطری اصولوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ کمیونسٹ دراصل نقب لگا کر ہمارے ایمان کے قلعہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور سرنگ لگا کر اسے اڑانے کی فکر میں ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مکروہ حملہ کو کارگر نہ ہونے دیں اور ان پر ان کے جھوٹ اور مکروہ فریب کو عیاں کر کے ان کو اس قابل چھوڑیں کہ وہ ہمارے ایمان پر ڈاکہ ڈال سکیں خدا تمام مسلمانوں کو بالخصوص اور باقی دنیا کو اس فتنۂ عظیم سے محفوظ رکھے۔ آمین

(مسعود احمد وقف زندگی)

ولادت

غلام محمد صاحب ثالث کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب نومولود کی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں

ہندوستان حیدرآباد کو ہراساں کر رہا ہے
ادارہ اقوام سے مداخلت کا مطالبہ

کراچی ۱۰ جولائی۔ ریاستی مسلم لیگ کے ایک رہنما بھیا عرفان الحق شبلی نے اقوام متحدہ کے صدر کے نام ایک تار روانہ کیا ہے اُنہوں نے تار میں اقوام متحدہ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ ہند حکومت کی طرف سے حیدرآباد کو پریشان کیا جا رہا ہے اور اس پر طرح طرح کے ظلم کئے جا رہے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان پر زور اپیل کرتے ہیں کہ اقوام متحدہ اس معاملے میں مداخلت کرے۔ اس تار کی نقلیں نظام حیدرآباد۔ قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح۔ برطانیہ کے وزیر اعظم۔ دولت مشترکہ کے ممالک کے وزیر اعظم اور تمام اسلامی ممالک کے تاجداروں کو روانہ کر دی گئی ہیں۔

ریاست کی حدود پر جھگڑے کی ذمہ واری کمیونسٹوں اور کانگرسیوں پر ہے
لنڈن ٹائمز کی حق گوئی

لندن ۱۰ جولائی "لندن ٹائمز" ابھی تک حیدرآباد کے مسئلہ پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے احتراز کر رہا تھا۔ کیونکہ وُہ کسی کی موافقت میں کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا لیکن کل اخبار مذکور جان گراہم کا حیدرآباد کے متعلق چشم دید واقعات پر مبنی ایک خط شائع کیا ہے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ابھی تک حیدرآباد میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا نام نشان بھی نہیں ہے اس سلسلہ میں حیدرآباد نے ہندوستان کے بہت سے شہروں کے لئے مثال قائم کر رکھی ہے۔ ہندوؤں کے دارالخلافہ میں بھی فرقہ وارانہ کشیدگی ہے مسٹر گراہم نے مزید بتلایا اگرچہ ریاست کے اندرونی علاقے میں بالکل امن و امان ہے۔ لیکن ریاست کی سرحدوں پر کشت و خون منافقت اور خوف طاری ہے۔ نہ صرف میرا خیال ہے بلکہ ہر ایک غیر جانبدار مبصر کی رائے یہی ہے کہ حیدرآباد کی سرحدوں پر حملہ کرنے اور وہاں خوف و ہراس پیدا کرنے کی تمام تر ذمہ واری کمیونسٹوں اور کانگرسیوں پر عاید ہوتی ہے۔ یہ دونوں جماعتیں ریاست کی سرحدوں سے باہر رہتی ہیں اور موقع پا کر حملہ آور ہوتی ہے اور گرد کے صوبے ان جماعتوں کے اڈے بنے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اس وقت لوگوں کی توجہ حیدرآباد کے واقعات پر خاص طور پر اس لئے مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ ایسا نہ ہو کہ ہندوستان کے غیر ذمہ دار اخبارات ان واقعات کو بڑھا چڑھا کر بیان نہ کریں۔ اور ان واقعات کو حیدرآباد پر حملہ کرنے کیلئے بہانہ نہ بنا لیں۔

ملتان کے پکے آڑھتیوں کا ۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ ضبط کر لیا گیا

لاہور ۱۰ جولائی۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ملتان کے پکے آڑھتیوں کے زر ضمانت کی دو لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ کی رقم کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کے حکم سے حکومت مغربی پنجاب کے حق میں ضبط قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی اس بنا پر کی گئی کہ پکے آڑھتیوں نے اچانک ستمبر ۱۹۴۷ء میں کام کرنا بند کر دیا اور اناج کے بھاری ذخائر کو جو کہ انہوں نے حکومت کیلئے خرید کئے تھے۔ لوٹ اور تباہی کے خطرہ کے حوالہ کر دیا۔ یہ صورت حال منوپلی پروکیورمنٹ سکیم کے تحت حکومت کے ساتھ طے کئے گئے معاہدہ کی خلاف ورزی تھی لہذا زر ضمانت کی ضبطی کے لئے وجہ جواز ہے۔

صوبہ سرحد میں پبلک سیفٹی آرڈیننس کا نفاذ

پشاور ۱۰ جولائی - حکومت صوبہ سرحد نے اپنے صوبہ میں پبلک سیفٹی آرڈیننس نافذ کیا ہے اس کی رو سے صوبائی افسروں کو امن عامہ میں خلل ڈالنے والی جماعتوں کے خلاف مناسب قدم اُٹھانے اور کسی مشتبہ شخص کو بغیر وارنٹ گرفتار کرنے کا اختیار ہوگا۔ گرفتار شدہ شخص کو پاکستان کی کسی بھی جیل میں ڈالا جا سکتا ہے خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ لینے والے کو صوبہ کے اندر ہی نظر بند کیا جا سکتا ہے افسروں کو بھی یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وُہ جلسوں اور جلوسوں پر پابندی لگا سکتے ہیں نیز کسی مشکوک شخص کے گھر کی تلاشی بھی لے سکتے ہیں۔

تارا سنگھی سکھوں اور کانگرسی سکھوں میں پھوٹ

امرتسر ۱۰ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ اکالی دل کی ایک میٹنگ ۲۵ جولائی کو امرتسر میں ہو رہی ہے - جس میں کانگرس سے میل جول رکھنے والے سکھ لیڈروں اور کارکنوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کے مسئلہ پر غور ہوگا۔ کیونکہ یہ ماسٹر تارا سنگھ کو اکالی پارٹی کا صدر ماننے سے انکاری ہیں۔

طلباء کی انڈو پاکستان کانفرنس

لاہور ۱۰ جولائی - طلباء کی انڈو پاکستان کانفرنس جو کہ ۱۶ سے ۱۸ جولائی کو بمبئی میں ہونی تھی طلباء کی تنظیم کی درخواست پر ملتوی ہو گئی ہے اب یہ کانفرنس ۱۸ سے ۲۰ جولائی کو منعقد ہوگی۔

میں پاکستان کا شہری بننے کا اعلان نہیں کر رہا

کراچی ۱۰ جولائی - آج یہاں صحافیوں کی ایک کانفرنس میں متحدہ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے اس بات کا انکار کیا کہ میں پاکستان کا شہری ہونے کا اعلان کر رہا ہوں - ایک نمائندے کے سوال پر آپ نے ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہ وُہ پاکستان کے مفاد کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور بہتر عادل ہے وُہ دلوں کی کیفیات اور نیتوں کے خلوص سے آگاہ ہے وُہ ضرور ایک نہ ایک دن سچ اور جھوٹ کو آشکار کر دے گا" (نامہ نگار خصوصی)

ایک کروڑ پچاس لاکھ انگریز آسٹریلیا میں آباد کئے جائینگے

لندن ۱۰ جولائی۔ بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم آسٹریلیا مسٹر چیفے نے ایک سکیم برطانوی وزراء کے سامنے رکھی ہے جس کی رو سے ایک کروڑ پچاس لاکھ انگریزوں کو آسٹریلیا میں آباد کیا جائے گا۔

عابد میں بم سے دھماکا

حیدرآباد ۱۰ جولائی بدھ کو رات کے آٹھ بجے عابد کے سٹیشن پر ایک بم پھٹنے سے زور کا دھماکا ہوا۔ دو افراد بُری طرح مجروح ہوئے۔ یہ دونوں افراد مجرموں میں سے تھے دونوں ہسپتال میں حراست میں رکھے گئے ہیں۔ بم کے دھماکے سے مکان کی چھت تقریباً ساری کی ساری اُڑ گئی دروازے روشندان اور دریچوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ چند افراد گرفتار کر لئے گئے۔ بقیہ تفتیش جاری ہے۔

سرحد حیدرآباد پر "نامعلوم" طیارہ

بیزواڑہ ۱۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل رات ریاست حیدرآباد کے علاقہ کے ساتھ منالا کی فضاؤں میں ایک ایسا طیارہ پرواز کر رہا تھا۔ جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یہ طیارہ بہت نیچے اُڑ رہا تھا۔ سرحدانی پولیس کے افسروں نے اس معاملہ کی اطلاع وائرلیس کے ذریعہ کرشنا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پہنچا دی ہے یقین کیا جاتا ہے کہ یہ طیارہ حیدرآباد کی طرف سے آیا تھا۔

بریگیڈیر عثمان کو ہندوستانی فوج نے قتل کیا

تراڑکھیل ۱۰ جولائی۔ آزاد کشمیر فوج کے ایک افسر نے ڈان کے نمائندہ کو بتایا ہے کہ بریگیڈیر عثمان کو خود ہندوستانی فوج نے قتل کر دیا ہے کیونکہ ہندوستانی فوج کے بعض انتہائی فرقہ پرست اس سے خوش نہیں تھے اس لئے انہوں نے بریگیڈیر عثمان کو قتل کر دیا ہے

چپڑاسیوں کے مطالبات

لاہور ۱۰ جولائی۔ آج مغربی پنجاب کے دفاتر کے چپڑاسیوں کی یونین کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر اس امر کا ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ چپڑاسی کی تنخواہ کم از کم پچاس روپے اور جمعدار کی تنخواہ کم از کم ساٹھ روپے مقرر کی جائے۔ گرانی الاؤنس اور دیگر کارپوریشن الاؤنس اس کے علاوہ ہوں۔ اس محضر میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وُہ فوری طور پر توجہ دیکر چپڑاسیوں کے مطالبات پورے کرے۔ واضح رہے کہ اس وقت چپڑاسی کی کم از کم تنخواہ معہ الاؤنس ۴۳ روپے بنتی ہے۔ (نامہ نگار خصوصی)

اسی فوجی افسر نے مزید بتایا ہے کہ بریگیڈیر عثمان کی لاش کو فوجی اعزاز دینا دراصل ایک فریب ہے

ضلع عثمان آباد میں حیدرآباد پولیس کا حملہ آوروں سے تصادم

حیدرآباد ۱۰ جولائی حکومت نظام کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ عثمان آباد ضلع میں ہندوستانی حملہ آوروں میں سے پانچ افراد ۳ جون کو ہلاک ہوئے۔ سرکاری اعلان میں واقعہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ قریباً چار سو مسلم ہندوستانیوں نے سرحد پر حملہ کیا جس پر متعلقہ پولیس نے جوابی فائرنگ کی جس سے پانچ ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

حیدرآباد پولیس کا دو کمیونسٹ گروہوں سے تصادم

حیدرآباد ۱۰ جولائی۔ حکومت نظام کے ایک سرکاری اعلان کے مطابق کل حیدرآباد پولیس نے نلگنڈہ ضلع کے ایک گاؤں بھونگر تالوکہ میں پچیس کمیونسٹ شرارت پسندوں کے ایک گروہ کو پریشان کیا یہ گروہ آس پاس کے دیہات میں شورہ پشتی کر رہا تھا۔ اسی گروہ نے اگلے دن ایک برات کے دولہا کو جو شادی کے لئے جا رہا تھا قتل کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ ونکا تالور کے ہیڈ کوارٹر کے قریب اسی قسم کے ایک گروہ کو حیدرآباد پولیس نے سات گھنٹے کی جدوجہد کے بعد علاقے سے بھگا دیا۔ ان میں سے پانچ قانون شکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر کے اسے قبضے میں لے لیا گیا۔

کراچی میں حیدرآبادی حلقوں کا بیان ہے کہ ہندوستان کی طرف سے ریاست حیدرآباد کی زبردست ناکہ بندی کے پیش نظر نظام کو بین الاقوامی ریڈ کراس سے میڈیکل امداد کے لئے درخواست کرنا پڑے گا۔

پاکستان سے حیدرآباد کے لئے دوائیوں کی امداد

کراچی ۱۰ جولائی۔ کراچی کے ایک فضائی اڈہ پر چار انجنوں کا ایک لنکاسٹر (طیارہ) کھڑا ہے جس میں ۱۴ ٹن وزن کی دوائیاں ہیں۔ انہیں ریاست حیدرآباد میں بھیجنا مقصود ہے تاکہ وہاں ہیضہ اور ٹائیفائڈ پھوٹ پڑنے کے خطرہ کا سدباب ہو سکے حکومت ہندوستان سے طیارہ بھیجنے کی اجازت مانگی گئی ہے بعض حلقوں کی رائے ہے کہ معاہدہ ٹھہراؤ کی رو سے کسی بیرونی ملک پر سے ایسا سامان بذریعہ طیارہ بھجوانے کیلئے اجازت حاصل کرنا ضروری